© rasailojaraid.com

افکارِ قارئین

جناب حکیم محمد انور بھٹہ

جناب پروفیسر غلام نبی عارف

جناب عبدالرشید عراقی

۱۔ طاؤس و رباب آخر!

۲۔ مضمون "اہلِ سنت کون؟" پر تبصرہ

محترم رئیس التحریر "محدث" ــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ حقیقت کسی بھی ذی شعور سے مخفی نہیں کہ مغربی تہذیب و تمدن نے مسلمان کے کردار و افکار کو بُری طرح متاثر کیا ہے، اور زندگی کے اکثر شعبے اسلامی تعلیمات سے تہی ہوتے جا رہے ہیں، حالانکہ دینِ اسلام زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے ــــ اسلام صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تک محدود نہیں ہے، بلکہ اسلام کے معنی جُھک جانے، سپر ڈال دینے، اپنے آپ کو سپرد کر دینے کے ہیں۔ اس جھکاؤ، سپردگی اور سپر اندازی کے ساتھ خود رائی، خود مختاری اور فکر و عمل کی آزادی ہرگز ہرگز نبھ نہیں سکتی ــــ ہاں بلکہ ہمیں پوری کی پوری شخصیت دینِ اسلام کے سپرد کر دینی ہوگی ــ انسانی زندگی کا کوئی جزء اور کوئی پہلو بھی اسلام سے خارج نہ ہو تو اسی کا نام مسلمانی ہے!

لیکن آہ! آج اسلام مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مظلوم ہو کر رہ گیا ہے۔ کفر و شرک کی گندگیاں، بدعت پرستیوں کا طوفان تو پہلے سے چلا آ رہا ہے، میرے نزدیک ایک بدترین، مہلک، تباہ کن، نیک اعمال کو کھا جانے والی، برباد کرنے والی ــــ بستیوں، شہروں اور دیہاتوں میں بسنے والے مسلمانوں کو ذلت کے گہرے گڑھے میں دھکیلنے والی طاؤس و رباب کی مست دھنیں بھی ہیں، جن کے بارے علامہ اقبال نے ان الفاظ میں کہا تھا ؎

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

——— اور آج مسلم معاشرہ عملاً اسی شعر کی تصویر پیش کر رہا ہے!

محترم!

میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس بیماری کا شدید نوٹس لیں، اس لیے کہ یہ زہر ہمارے بڑے بڑے گھروں میں سرایت کر گیا ہے، اور طاؤس و رباب کی دھنیں ہمارے مذہبی اور علمی گھرانوں میں سنائی دے رہی ہیں ——— شرک و بدعت کی رسیا تو پہلے ہی دینِ اسلام کے دشمن تھے، لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ ہمارے بے شمار توحید پرست گھرانے بھی شیطان کے ناپاک حملے سے نہ بچ سکے ——— آہ! یہ ٹی وی جو فحاشی، عیاشی، بے حیائی اور بد معاشی کا منبع ہے، ہمارے ہی گھروں میں بج رہا ہے ——— سوال یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بانسری کی آواز سن کر اسے شیطان کی آواز قرار نہ دیا تھا؟ ——— کیا مسلمان کی نگاہوں سے " وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ " کا حکم ربانی اوجھل ہو چکا ہے؟ کیا مسلمانوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرامین فراموش کر دیئے ہیں کہ میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو گانے بجانے کو حلال کر لیں گے، ان کے سامنے عورتیں گائیں گی، ان کی صورتیں مسخ ہوں گی، ان میں سے بندر اور خنزیر بنیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا؟ ——— کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے جب یہ پوچھا گیا تھا کہ آیتِ قرانی میں "لہو الحدیث" سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے یہ نہیں فرمایا تھا: " ھو واللہ الغناء!" کہ " واللہ، یہ گانا ہی ہے!"

ایک طرف میرے پیشِ نظر یہ اسلامی تعلیمات ہیں، اور دوسری طرف مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ان کی بے حسی پر خون کے آنسو بہاتا ہوں کہ وہ دن رات ٹی وی میں منہمک ہیں ——— اس ٹی وی میں تلاوتِ کلام پاک بھی ہوتی ہے، احادیثِ رسول اللہ بھی سنائی جاتی ہیں اور اسلامی تقریریں بھی ہوتی ہیں ——— لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس میں کسی خوش اندام و خوش گلو مغنّیہ کے مجرے بھی ہوتے ہیں، اخلاق سوز ڈرامے اور فلمیں بھی ہوتی ہیں، بے حیائیوں کے طوفان بھی اُبلتے ہیں ——— اس حق اور باطل کے ملاپ نے آج کے مسلمان کو رسوا کر دیا ہے، حالانکہ قرآنِ مجید پکار رہا ہے: " وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ " لیکن مسلمان کے کان یہ آواز سننے سے قاصر ہو چکے ہیں!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرفہ یہ کہ اس ٹی وی کو علماء تک نے نہ صرف حلال کر لیا ہے، بلکہ یہ ان کے گھروں میں بج رہا ہے ـــــ جب کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس گھر میں ٹی وی آگیا، اس گھر سے اخلاق و کردار اور بندگیٔ رب رخصت ہوگئی ـــــ ان حالات میں اصلاح کی توقع کوئی رکھے تو آخر کس سے؟

کیا آپ "حرمین" کے ذریعے میرے یہ جذبات عوام الناس اور حکام تک پہنچائیں گے کہ وہ رب کے غضب کو دعوت نہ دیں، اپنی دنیا و عقبیٰ خراب نہ کریں ـــــ مزید یہ کہ علماء بھی نہ صرف اپنی اصلاح کریں، بلکہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو بھی پہچانیں، ورنہ ان کا یہ بگاڑ جملہ مسلمانوں کے اخلاق و کردار کا بگاڑ ثابت ہوگا، جبکہ قرآن مجید خبردار کر رہا ہے:

"ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا ھِیَ تَمُوْرُ ٥ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ" (الملك: ١٦-١٧)

"کیا تم اس ذات سے کہ جو آسمان میں ہے، بے خوف ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے اور اچانک وہ پھٹ جائے ـــــ یا تم اس سے بے خوف ہو، جو آسمان میں ہے، کہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے، سو تم عنقریب جان لو کہ میرا ڈرانا کیسا ہے؟"

محترم مدیر "حرمین" ـــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

"حرمین" میں آپ کے جو مضامین شائع ہو رہے ہیں، میں آپ کے زورِ قلم، فاضلانہ بحث، علمی و ادبی سطح کی تحریر پر آفرین کے پھول نچھاور کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ آپ شرک و بدعت کی دبیز تاریکیوں میں توحید و سنّت کی شمع کو فروزاں کرکے بے راہ رو، ضلالتوں میں گھری ہوئی دکھی انسانیت کی صراطِ مستقیم کی جانب راہنمائی کر سکیں[1] ـــــ جنوری، فروری، مارچ کے شماروں میں آپ نے "اہلِ سنّت

---

[1] محترم حکیم صاحب، یہ آپ کا حسنِ ظن ہے، بہر حال اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں اور آپ سے بھی دعاء کی درخواست ہے کہ وہ اس احقر سے اپنے دینِ حقہ کی کچھ خدمت لے لے۔ آمین! (صاحب)

© rasailojaraid.com